14
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شيئًا فبلَّغهُ كما سَمِعَهُ

أربعون حديثا في سيئ الأخلاق

اربعینِ رذائلِ اخلاق

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ
(آل عمران ١٥٩)



تالیف
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

14

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

في سيئ الأخلاق

اربعینِ رذائلِ اخلاق

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ رذائلِ اخلاق

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہدِ قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ." [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . " [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا .)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِـىْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُـنْـتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْـلَ لَـهُ ادْخُـلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِـبَ فِـيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَـعُـوْنَ ، اَلْأَرْبَـعِـيْـنَـاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربـعـون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية :111/1ـ المقاصد الحسنة : 411 .

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة ، ص : 411ـ مقدمة الأربعين للنووى ، ص : 28ـ 46ـ شعب الإيمان للبيهقى :271/2، برقم :1727 .

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلَارْبَعُوْنَ فِی سئي الأخلاق" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدَهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَمَّا بَعْدُ:

بے ادبی

حدیث 1:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا ، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا ، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .)) [1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا، نیکی کی تلقین نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا۔''

چغلی

حدیث 2:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ ﴾

[الحجرات : 12]

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1921۔ المشکاة، رقم: 4970۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے، اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارہ کرے گا؟ تم اسے بالکل گوارہ نہیں کرو گے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.)) [1]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا، یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔''

جھوٹ

حدیث: 3

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝٢٨ ﴾

[المؤمن: 28]

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب النمیمة، رقم: 4878۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 533.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والے بڑے جھوٹے کو راہِ حق نہیں دکھاتا ہے۔“

((وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ حَدَّثَنِى أَبِى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِى يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ .)) [1]

”اور جناب بہز کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد (حکیم رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے والد (معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: ہلاکت ہے اس کے لیے جو اس غرض سے جھوٹ بولے کہ اس سے لوگ ہنسیں۔ ہلاکت ہے اس کے لیے! ہلاکت ہے اس کے لیے!۔“

عیب تلاش کرنا

حدیث 4:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ ﴾

[الحجرات : 12]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے، اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: 4990۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم: 7136.

بھائی کا گوشت کھانا گوارہ کرے گا، تم اسے بالکل گوارہ نہیں کرو گے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

((وَعن أبی برزة الاسلمی قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو اپنی زبانوں سے ایمان لائے ہو مگر ایمان ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے! مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیبوں کے درپے ہوا کرو۔ بلاشبہ جو ان کے عیبوں کے درپے ہوگا اللہ بھی اس کے عیبوں کے درپے ہوگا، اور اللہ جس کے عیبوں کے درپے ہو گیا تو اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔''

گھمنڈ

حدیث: 5

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ ﴾

[الحدید: 20]

---

[1] مسند احمد: 4/420۔ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 2032۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم سب جان لو کہ بے شک دنیا کی زندگی کھیل، تماشہ، زیب و زینت، آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا، اور مال و دولت اور اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے۔ اس کی مثال اُس بارش کی ہے جس سے اُگنے والا پودا کافروں کو خوش کر دیتا ہے، پھر وہ خشک ہو جاتا ہے، پھر زرد ہو جاتا ہے، پھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، اور آخرت میں (بروں کے لیے) سخت عذاب ہے اور (اچھوں کے لیے) اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ہے، اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے۔''

((وَعَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَـدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِـيٌّ، أَنْتُـمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُـمْ بِـأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِى تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کو دور رکھا ہے۔ (آدمی دو قسم کے ہیں): صاحب ایمان، متقی یا فاجر اور بدبخت۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے۔ لوگوں کو قومی نخوت ترک کرنا پڑے گی وہ تو (کفر و شرک کے سبب) جہنم کے کوئلے بن چکے ہیں ورنہ یہ (قوم پر تکبر کرنے والے) اللہ کے ہاں گندگی کے کالے کیڑے سے بھی ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دھکیلتا پھرتا ہے۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن، رقم: 3955۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: 516۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

دھوکہ

حدیث: 6

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾﴾ [الشعراء : 183]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔''

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر اسلحہ اُٹھایا وہ ہم سے نہیں، اور جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں۔''

کینہ

حدیث: 7

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾﴾

[آل عمران : 118]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم غیر مسلموں کو اپنا راز دار نہ بناؤ،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب قول النبى من غش منا، رقم: 283.

وہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھیں گے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تمھیں مشقت و پریشانی لاحق ہو، ان کی زبانوں سے دشمنی ظاہر ہوچکی ہے، اور ان کے سینوں نے جو چھپا رکھا ہے وہ تو زیادہ بڑی عداوت ہے، اگر تم عقل والے ہو تو ہم نے تمھارے لیے آیتوں کو بیان کردیا ہے۔''

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اَخِیهِ شَحْنَآءُ فَیُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ تمام لوگ بخش دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ البتہ وہ دو شخص جو باہم کینہ رکھتے ہیں ان کی بخشش نہیں ہوتی، حکم ہوتا ہے انہیں مہلت دے دو حتّٰی کہ صلح کرلیں، انہیں مہلت دے دو حتّٰی کہ صلح کرلیں، انہیں مہلت دے دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔''

سنی سنائی بات بیان کرنا

حدیث: 8

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝۶ ﴾

[الحجرات : 6]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2565.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کرلو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچادو، پھر اپنے کیے پر تمھیں ندامت اٹھانی پڑے۔''

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے صرف یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے۔''

گالی گلوچ

حدیث: 9

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .)) [2]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص میں چار عادات (نشانیاں) پائی جائیں وہ خالص منافق ہوگا، اور جس میں ان میں سے کوئی ایک عادت ہوگی تو وہ نفاق کی علامت ہے۔ جب تک وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں

[1] صحيح مسلم، مقدمة رقم: 8.

[2] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، رقم: 34.

خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔“

خیانت

حدیث: 10

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ۝۸﴾

[المؤمنون : ۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (مومن) اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔“

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ .))[1]

”اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کا خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔“

شکوک وشبہات میں پڑنا

حدیث: 11

((وَعَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ

[1] صحيح بخاری، كتاب الايمان، رقم: 33.

مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ .)) [1]

''اور سیدنا ابو الحوراء السعدی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا یاد ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے یہ الفاظ حفظ ہیں: وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اس کو اختیار کر جس کے بارے میں تجھے شک وشبہ نہ ہو۔ اس لیے کہ سچ اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ شک اور بے چینی کا باعث ہے۔''

بدگمانی

حدیث: 12

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ ﴾

[الحجرات : 12]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے، اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارہ کرے گا؟ تم اسے بالکل گوارہ نہیں کرو گے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ،

[1] سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، رقم: 2518۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَـإِنَّ الـظَّـنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا . وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَا تَنَافَسُوْا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ وہ سب سے بڑا جھوٹ ہے اور تم کسی کے عیب تلاش نہ کرو، نہ جاسوسی کرو، نہ دھوکا دو، نہ حسد کرو، نہ بغض رکھو اور نہ دشمنی کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم جھگڑا نہ کرو۔''

ناروا غصہ

حدیث: 13

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ [الشورىٰ : 37]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں اور کاموں سے بچتے رہتے ہیں، اور جب انہیں (کسی پر) غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں۔''

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: أَوْصِنِي . قَالَ لَا تَغْضَبْ . فَرَدَّ مِرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6066۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2563.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6116، سنن ترمذی، رقم: 2020، مؤطا مالك، من باب الغضب: 905/2، رقم: 11، مسند أحمد: 175/2.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی، مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ مت ہو، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار دہرائی کہ غصہ مت ہو۔''

بخل

حدیث: 14

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾﴾ [الليل : 8-11]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جس نے بخل کیا اور اللہ سے بے نیازی برتی، اور (اللہ کی طرف سے) اچھے بدلے کو جھٹلایا تو ہم عنقریب اس کے لیے تنگی کی راہ کو آسان بنا دیں گے۔''

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوا دِمَآئَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کرنے سے بچو، اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔ بخل اور حرص سے بچو، اس لیے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2578.

ناچ، گانا

حدیث 15:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ [لقمان: 6-7]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی بات خرید کر لاتا ہے تاکہ بغیر سمجھے اللہ کے بندوں کو اس کی راہ سے بھٹکائے، اور اس راہ کا مذاق اُڑائے، ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو مارے تکبر کے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں ہے، گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، پس آپ اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔''

((وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ، وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.))[1]

''اور سیدنا ابو عامر اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو جائز کر لیں گے۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأشربة، رقم: 5559.

قتل وغارت

حدیث:16

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳ ﴾ [النساء : 93]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے گا، تو اس کا بدلہ جہنم ہوگا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی، اور اس نے اس کے لیے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

((عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، اگر آسمان اور زمین کی ساری مخلوق ایک مومن کو قتل کرنے میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔''

بہتان باندھنا

حدیث:17

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰ ﴾ [النساء : 20]

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدیات، رقم: 1398- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ التعلیق الرغیب :202/3.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس پر بہتان باندھ کر اور صریح گناہ کر کے لینا چاہتے ہو۔''

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِیبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یكْرَهُ، قِیلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِی مَا اَقُولُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِیهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ یكُنْ فِیهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرے۔ عرض کی گئی کہ اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں موجود نہیں ہے جو تو نے بیان کی تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔''

راز افشاء کرنا

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَّوْمَ الْقِیَامَةِ، الرَّجُلَ یُفْضِی اِلَی امْرَأَتِهٖ، وَتُفْضِی إِلَیْهِ، ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا.)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبه، رقم: 2589.

[2] صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: 1437.

''اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے روز یہ بات امانت میں بہت بڑی خیانت شمار ہوگی کہ مرد اپنی بیوی کی اور بیوی اپنے شوہر سے قربت اختیار کرے اور پھر اس کے روز کو افشا کرے۔''

بے جا اور لغو قول و عمل کی مجلس

حدیث: 19

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝۷۲﴾ [الفرقان: 72]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ہیں، اور جب کسی ناپسندیدہ چیز سے ان کو سابقہ پڑتا ہے تو شریفوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔''

((وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.)) [1]

''اور حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

[1] سنن ترمذی کتاب الزهد، باب ما جاء قلة الكلام، رقم: 2319۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ارشاد فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا والی ایسی بات کہہ جاتا ہے اور اسے اس کی عظمت کا احساس تک نہیں ہوتا، پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس پر راضی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی کوئی بات کہہ جاتا ہے اور اسے اس کی سنگینی کا احساس تک نہیں ہوتا، مگر اس ایک بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت تک ناراض ہو جاتا ہے۔''

خوشامد

حدیث :20

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

[آل عمران : 188]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہو رہے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ناکردہ اعمال پر بھی ان کی تعریف کی جائے، انہیں آپ عذاب سے محفوظ نہ سمجھیں، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔''

((وَعَنْ هَمَّامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ، فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ: وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ)) [1]

''اور جناب ہمام (بن حارث رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے سیدنا

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم : 4804 (واللفظ له)۔ صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقاق، رقم :3002.

عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف شروع کر دی۔ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا سامنا ایسے لوگوں سے ہو جو بہت زیادہ مدح سرائی اور خوشامد کرنے والے ہوں تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو۔''

خلوت میں گناہ

حدیث: 21

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ [البقرہ : 44]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو بھلی باتوں کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو، کیا تم ہوش نہیں کرتے؟''

((وَعَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا؛ أَنْ لَا نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا.))[1]

''اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، ذكر الذنوب، رقم: 4245۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 505.

جیسی سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل ان (نیکیوں) کو بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی صفات بیان فرما دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں شامل ہو جائیں اور ہمیں پتا بھی نہ چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے بھائی ہوں گے، تمہارے کنبے اور قبیلے کے ہوں گے، جیسے تم راتوں کو عبادت کرتے ہو وہ بھی عبادت کریں گے، لیکن یہ لوگ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرنے لگیں گے۔''

مسلمان کو دھمکانا

حدیث 22:

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ ، فَفَزِعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا .)) [1]

''اور جناب عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمیں بیان کیا کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو ان میں سے ایک آدمی سو گیا، اور دوسرا اس سے ایک رسی لینے لگا جو اس کے پاس تھی، تو وہ ڈر گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔''

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: 5004۔ مسند احمد: 5/392، رقم: 23094۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

تکلف اور مبالغہ

حدیث:23

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴾ [ص : 86]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میں نبوت میں تکلف سے کام نہیں لے رہا ہوں۔''

((وَعَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا ، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور محبوب وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق میں سب سے اچھے ہوں گے، اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور اور ناپسندیدہ وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والے، باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے اور منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں۔''

تکلیف پہنچانا

حدیث:24

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ [الاحزاب : 58]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 2018۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کسی قصور کے ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان دھرتے ہیں، اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔‘‘

((وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.)) ❶

’’اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک روز قیامت سب سے بدتر لوگ وہ ہوں گے، جن کے شر سے ڈرتے ہوئے لوگ ان سے ملنا چھوڑ دیں۔‘‘

بے حیائی

حدیث: 25

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹ ﴾

[النور : 19]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے درمیان بدکاری رواج پائے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔‘‘

((وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِمَّا أَدْلَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.)) ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، رقم: 6032.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6120.

''اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں کو پہلے انبیاء کے کلام میں سے جو ملا ہے اس میں سے یہ بات ہے کہ جب تجھ میں شرم نہیں تو تو جو چاہے کر۔''

ترش مزاجی

حدیث: 26

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ﴾ [آل عمران : 159]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ محض اللہ کی رحمت سے اُن لوگوں کے لیے نرم ہوئے ہیں، اور اگر آپ بدمزاج اور سخت دل ہوتے وہ آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔''

((وَعَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ.)) [1]

''اور سیدنا حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ترش رو، بدمزاج اور تکبر کی چال چلنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

خواہشاتِ نفس کی پیروی

حدیث: 27

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ ۭ﴾ [الفرقان : 43]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: 4801۔ مسند ابو یعلی، رقم: 1476۔ منصنف ابن ابی شیبة: 8/ 328۔ مستدرك حاکم: 1/ 60، 61۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا آپ نے اس شخص کو دیکھ لیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟‘‘

((وَعَنْ اَبِی بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ مِمَّا اَخْشٰی عَلَیْكُمْ بَعْدِیْ بُطُوْنَكُمْ وَفُرُوْجَكُمْ وَمُضِلَّاتِ الْاَهْوَاءِ .)) [1]

’’حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’میں اپنے بعد تمہارے بارے میں پیٹ اور شرمگاہ کے معاملات اور گمراہ کن خواہشات نفس سے خائف ہوں۔ (کہیں تم ان باتوں کی وجہ سے گمراہ نہ ہو جاؤ)‘‘

سود کا کاروبار

حدیث: 28

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶﴾ [البقره: 276]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے اور گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔‘‘

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ .)) [2]

’’اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر، اس کی تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ سب گناہ

---

[1] مسند أحمد: 91/4، 420۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم: 1598.

میں برابر ہیں۔‘‘

جوا

حدیث: 29

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ ﴾

[المائده : 90]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں، اور فال نکالنے کی تیر ناپاک ہیں، اور شیطان کے کام ہیں، پس تم ان سے بچو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔‘‘

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ .)) [1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی سے کہے، آؤ ہم جوا کھیلیں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔‘‘

جادو

حدیث: 30

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ ﴾ [البقرہ : 102]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور وہ پیچھے ہو لیے ان باتوں کے جو شیاطین، سلیمان

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم :4860.

کے عہد سلطنت میں پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیاطین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔''

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقُ بِالسِّحْرِ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے: (1) عادی شرابی (2) قطع رحمی کرنے والا اور (3) جادو کا سچ جاننے والا۔''

شراب

حدیث: 31

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٩٠ ﴾

[المائدہ: 90]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں، اور فال نکالنے کے تیر ناپاک ہیں، اور شیطان کے کام ہیں، پس تم ان سے بچو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ

[1] مسند احمد: 399/4۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

إِلَيْـهِ وَسَـامِيْهَـا وَبَائِعِهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِىْ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے: (1) شراب کشید کرنے والا (2) شراب کشید کرانے والا (3) شراب پینے والا (4) شراب اٹھانے والا (5) شراب وصول کرنے والا (6) شراب پلانے والا (7) شراب فروخت کرنے والا (8) شراب کی قیمت کھانے والا (9) شراب خریدنے والا اور (10) جس کے لیے شراب خریدی جائے۔''

زنا

حدیث :32

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ ﴾

[بنی اسرائیل : 32]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام، اور برا راستہ ہے۔''

((عَـنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : فَـانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَـإِذَا اقْتَـرَبَ ارْتَـفَـعُـوْا حَتَّـى كَـادَ أَنْ يَخْرُجُوْا ، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا ، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:

---

[1] سنن ترمذی، ابواب البیوع، رقم : 1295۔ سنن ابن ماجۃ، رقم : 3381۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

. . . . وَالَّذِیْ رَأَیْتَهُ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ .))

''اور حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں ایک تنور دیکھا جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا فراخ تھا اور اس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اس کے اندر مرد اور عورتیں چیخ و پکار کر رہے تھے۔ شعلہ بھڑکتا تو وہ اوپر آجاتے، شعلہ دبتا تو وہ نیچے چلے جاتے۔ وہ لوگ اسی عذاب میں مسلسل مبتلا تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔'' [1]

غصب

حدیث: 33

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ .)) [2]

''اور سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، جس شخص نے ایک بالشت کے برابر ناحق کسی سے زمین چھینی تو اسے قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

---

1. صحيح البخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1386.
2. صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: 3198، صحيح مسلم، رقم: 1610/140، سنن ترمذی، رقم: 1418، مسند أحمد: 187/1.

رشوت

حدیث: 34

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۠ ﴾ [البقرہ : 188]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ اور نہ معاملہ حکام تک اس غرض سے پہنچاؤ تا کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طور پر، جانتے ہوئے، کھا جاؤ۔''

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ .)) [1]

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت ڈالی ہے۔''

جھگڑا

حدیث: 35

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴾ [الاعراف : 199]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نادانوں سے اعراض کیجیے۔''

((وَعَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ

---

[1] سنن أبوداؤد، کتاب الأقضیة، باب فی کراهیة الرشوة، رقم: 3580۔ سنن ترمذی، رقم: 1337۔ سنن ابن ماجة، رقم: 3313۔ مسند أحمد: 146/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔''

ظلم

حدیث: 36

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ [الأنعام : 21]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ظلم کرنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔''

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم (کرنے کی بنا پر) قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔''

حسد

حدیث: 37

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾ [النساء : 54]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو دیا ہے، اُس پر حسد کرتے ہیں۔''

((وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، رقم: 2976۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: 2447.

الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَالِكَ لَكُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.)) [1]

''اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے گزشتہ امتوں کی بیماری حسد اور بعض پھیل گئی ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ بیماریوں کی طرح یہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈتی ہے۔''

قطع رحمی

حدیث: 38

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷﴾

[البقرة: 27]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ سے کیے گئے عہد کو توڑتے ہیں۔ اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اسے کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہی لوگ خسارہ اُٹھانے والے ہیں۔''

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ.)) [2]

---

[1] سنن ترمذي، أبواب صفة القيامة والرقاق، والورع، رقم: 2510۔ صحيح الأدب المفرد، رقم: 197.

[2] صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: 5989.

''اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے، جو شخص اس سے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا، اور جو قطع کرے گا، میں اس سے قطع کرتا ہوں۔''

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

حدیث: 39

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى! كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) [1]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا (پھر فرمایا) کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی ہے۔ ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

قول و فعل کا تضاد

حدیث: 40

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لا يستتر من بوله، رقم: 216۔ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ، باب الدلل علی نجاسة البول، رقم: 292.

مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ [الصف : 2-3]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو، یہ بات اللہ کو بہت ہی زیادہ ناپسند ہے کہ تم وہ بات کہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔''

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ .)) [1]

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص لایا جائے گا، اسے آگ میں ڈالا جائے گا، تو اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) نکل آئیں گی، وہ اپنی انتڑیوں کو لیے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، اہل جہنم اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: اے فلاں! تمہارا یہ حال کیوں ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں کرتے تھے، اور ہمیں برائی سے روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا۔ میں تمہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا اور میں تمھیں برے کاموں سے روکتا تھا اور خود برے کام کرتا تھا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بداء الخلق، باب صفة النار، رقم : 3267۔ صحیح مسلم، رقم :2989/51۔ مسند أحمد :205/5 .

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم.

٢ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

٥ـ السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ١٣٩٨هـ.

٧ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

١١ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١١ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.